27227-اذان کے بعد اس گمان سے پانی پینا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی

سوال

میں سوئے ہونے کے باعث اذان فجر نہیں سن سکا، اس کا سبب یہ ہے کہ الارم کا وقت صحیح نہیں بلکہ پیچھے تھا، میں نے جب ایک گلاس پانی پی لیا تو نماز کی اقامت ہوگئی اب مجھے کیا کرنا ہوگا مجھے فتوی دیکر عنداللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جس نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی کھاپی لیا تواوراس بعد اسے علم ہوا کہ طلوع فجر توہوچکی ہے اس پر کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ وہ وقت سے جاہل تھا لھذا وہ معذور ہوگا اور معذور پر کچھ لازم نہیں آتا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب کوئی شخص جہالت کی بنا پر روزہ توڑنے والی چیز تناول کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے چاہے وہ وقت سے جاہل ہو یا حکم سے جاہل ہو اس میں کوئی فرق نہیں ۔

وقت سے جہالت کی مثال : رات کے آخر میں ایک شخص بیدار ہوا تو اس کا گمان تھا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی، تو اس نے کھاپی لیا لیکن بعد میں علم ہوا کہ طلوع فجر توہوچکی ہے تو اس شخص کا روزہ صحیح ہے کیونکہ وہ وقت سے جاہل تھا ۔

حکم سے جہالت کی مثال : کوئی شخص پچھنے اور سنگی لگوائے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ ایسا کرنے سے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ہو ہم اسے کہیں گے کہ آپ کا روزہ صحیح ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما}.البقرۃ(286)۔

یہ تو قرآنی دلیل ہے، اور سنت نبویہ میں بھی اس کی دلیل پائی جاتی ہے :

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک بار آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے روزہ افطاری کرلیا اور پھر سورج طلوع ہوگیا ۔ رواہ البخاری

تو اس طرح انہوں نے دن میں ہی روزہ افطار کرلیا لیکن انہیں یہ علم نہیں تھا کہ سورج غروب ہوچکا ہے بلکہ ابر آلود ہونے کی وجہ سے گمان کیا کہ سورج غروب ہوچکا ہے، لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ کی قضاء کا حکم نہیں دیا، اور اگر قضاء واجب ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس کا حکم دیتے اور اگر قضاء کا حکم دیا ہوتا تو اسے ہم تک نقل کیا کردیا جاتا ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (19) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38543) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

واللہ اعلم.